إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب لاجواب بر اے دلبستگی فدایان حضرت مخدوم اعنی

# ریاض صابری

جسمین حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر علیہ الرحمۃ کی شان میں مشتہر
شعرائے نامدار کا وہ تازہ بتازہ کلام ہے جو آجتک کسی رسالہ میں نہیں چھپا

مرتبہ

کمترین خلایق محمد عبدالحکیم خان حاذق مالک مطبع و تاجر کتب دہلی

مطبع حقانی واقع دہلی مین چھپی

جملہ حقوق محفوظ ہین

طبع اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعجاز۔ اکمل الصفات استاد گجرات ابو الاحسان منشی محمد عبد القادر صاحب بحری
از فخر التلامذہ حسان الہند حضرت رضوان مراد آبادی بالقابہ

ہم ایسے محوِ عشقِ روئے صابر ہوتے جاتے ہین
مثالِ قامتِ دلجوئے صابر ہوتے جاتے ہین

بھائے یتی ہے دلکو ادائے شانِ محبوبی
کرشمے کیا کوئی جادوئے صابر ہوتے جاتے ہین

ترے پنے لوٹنے پر اپنے سو سو بار ہین صدقے
کہ ہم بھی کشتہ ابروئے صابر ہوتے جاتے ہین

تعجب تو یہ ہے دنیا مین جو حور و نکے ہین عاشق
ہوا خواہانِ باغِ کوئے صابر ہوتے جاتے ہین

سے کعبہ سمجھتے ہین اُسے قبلہ سمجھتے ہین
خدا کے بندے اب یون سوئے صابر ہوتے جاتے ہین

تجلی ہوگئی تاریکیِ عرفان نگاہون مین
فروغ اہلِ دین ہندوئے صابر ہوتے جاتے ہین

ہمارے دل کے داغون سے بھی اک خوشبو نکلتی ہے
عجب گل ہین کہ کھلکر خوئے صابر ہوتے جاتے ہین

بنائے دیتا ہے دیوانہ صحرا ہم کو کلیسہ کا
کہ رشکِ حورِ عین آہوئے صابر ہوتے جاتے ہین

انھین کا نیک طالع نیک اختر نیکیون مین ہی
وہی ہین نیک جو نیکوئے صابر ہوتے جاتے ہین

قرینے خوب ہین یہ بزمِ خاصانِ الٰہی کے
جو ہم پہلو ہین ہم پہلوئے صابر ہوتے جاتے ہین

کہین سب کیون نہ اے اعجاز چشتی صابری مجھکو
مرے دل پر بھی اب قابوئے صابر ہوتے جاتے ہین

## احسن۔ جناب حکیم محمد احسن صاحب جلیسری۔

بنایا ہے چمن تیرے قدم نے ہر بیابان کو
دیا ہے جام عرفان کا ہر اک زایر کو مہمان کو

تری اس شان کے صدقے مری صابر مرے مولا
بنایا کعبۂ اہل ولان کلیر کے میدان کو

نسیم فیض کے تیرے عجب نیرنگ سازی ہی
چمن سا کر دیا ہے طالبونکے قلب اور جان کو

مے الفت مجھے بھی دیکے متوالہ بنایا ہے
سمجھتا ہون قبالہ فخر کا حال پریشان کو

بنا ہے تکیۂ اہل صفا تیرے سبب وہ بھی
نہو کیونکر شرف افلاک پر تیرے بیابان کو

تیرا یہ مرتبہ اللہ اکبر یہ تیری عظمت
کہ ملتے ہین ترے ہی در سے صدقے اہل عرفانکو

ترے افضال نے صابر مجھے احسن بنایا ہی
وگرنہ پوچھتا تھا کون مجھہ کمتر سے دربان کو

## اعظم عالیجناب حکیم محمد اعظم علیخانصاحب رئیس دہلی

میرے صابر آج جو خواب مین تو نے اپنا جلوہ دکھا دیا
جو شراب صحو کا جوش تھا اسے شکر کر کے پلا دیا

تیرے عشق نے یہ کیا کرم مجھے میرے رب سے ملا دیا
جون ہی دیکھا چہرۂ پاک کو وہین سر قدم پہ جھکا دیا

ترے دام زلف مین جب پھنسا تو غم جہان سے رہا ہوا
ترا فیض نقشہ صفا جما تو حجاب غیر اٹھا دیا

یہ امام علی کا طفیل ہے یہ کریم بخش کا فیض ہے
یہ رسول پاک کا ہے کرم مجھے آج مجھ سے جو ملا دیا

تیرا بندہ اعظم تفتہ جان تیرے نام کا ہے وظیفہ خوان
بطفیل حرمت خواجگا تیرا نخل فیض لگا دیا

## ایضاً

| | |
|---|---|
| انوار ذات سرمدی مخدوم صابر کلیری | فیاض فیض احمدی مخدوم صابر کلیری |

اے شانِ تو شانِ احد و ای ذاتِ تو ذاتِ صمد
انعامِ فضلِ ایزدی مخدوم صابر کلیری

اے واقفِ سرِ خفی دے عارفِ رمزِ جلی
عشقِ عطا کن امجدی مخدوم صابر کلیری

اے شاہِ عالی مرتبت اے جاہ و والا منقبت
دریائے فیضِ سرمدی مخدوم صابر کلیری

مخلوق پھرا تجا آمد بدرگاہت شہا
بکشا تو دستِ احمدی مخدوم صابر کلیری

اعظم سگِ دربارِ تو افتادہ در سرکارِ تو
اے شاہ ملکِ ایزدی مخدوم صابر کلیری

تیرے در کا میں گدا ہون اے مرے صابر ولی
خوار خستہ ہو چکا ہون اے میرے صابر ولی

کون ہے تجھ بن ہمارا جو خبر لے اے شہا
دربدر بھٹکا پھرا ہون اے میرے صابر ولی

اپنے ادنے سے غلامون مین مجھے کر لو قبول
بیدرم بندہ ترا ہون اے میرے صابر ولی

چار سو سے فوج غم نے آکے گھیرا ہے مجھے
ششدر و حیران کھڑا ہون اے میرے صابر ولی

راہ مولا کی بتا اور خبثِ دنیا سے بچا
بوجہ عصیاں میں دبا ہون ای میرے صابر ولی

عاجز و مسکین غریب اعظم کی لو جلدی خبر
لایق عفو و عطا ہون اے میرے صابر ولی

دے شرابِ معرفت مخمور ہو جس سے غریب
حرصِ دنیا میں گھرا ہون اے میرے صابر ولی

دے شرابِ بیخودی تا دور ہون خطراتِ دل
دامِ شیطانمین پھنسا ہون ای میرے صابر ولی

اپنے نام پاک کا اعظم کو دیدو فیض عام
ترے در پر آپڑا ہے اے میرے صابر ولی

## اطہر جناب منشی غلام مصطفےٰ خان صاحب رئیس جلگانوں ضلع خاندیس

جسے دیکھو ہے مستانہ علاؤ الدین صابر کا
رہے آباد میخانہ علاؤ الدین صابر کا

ادھر بھی ایک نگاہ لطف اے ساقیٔ دریا دل
کہ ہے گردش مین پیمانہ علاؤ الدین صابر کا

یہ ارمان ہے یہ ہون میں خاک بر سر کوے صابر میں
کہین سب مجھکو دیوانہ علاؤ الدین صابر کا

سرگردن فرازان ہی جہان پر ہی نگون ایدل
ہے وہ دربار شاہانہ علاؤالدین صابر کا

کرو سب یکزبان ذکر علاؤالدین صابر تم
پسند ہے مجھکو افسانہ علاؤالدین صابر کا

خداوندا جو وہ ایک پرتوِ شمعِ جلالت ہے
دل اطہر ہے پروانہ علاؤالدین صابر کا

نتیجہ طبع افکارِ محمد زاہد کریم بدایونی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول ناندیڑ۔ حیدرآباد دکن

جو کوئے یار کی ہم تک خبر صبا لائے
قفس میں دہر کے باغِ جنان کا رنگ آئے

کہان کا مجھکو تحمل کدہر کے صبر و شکیب
نظر نہ خواب مین جب تک وہ شکل ناز آئے

زمانہ میرا مطیع بخت ہو مرا یاور
گدائی گر مجھے صابر کے در کی ملجائے

چمن مین لب پہ جو بلبل کے نام ہو تیرا
خزان رسیدہ گلون پر نکیون بہار آئے

مکان جہل کے دنیا میں ہوگئے مسمار
ہیں راستے وہ طریقت کے تو نے بتلائے

ترے ہی نام سے ہے ملکِ ہند کو زینت
وجود سے ترے عالم نے فیض ہین پائے

ہوا ہون ہجر مین تیرے مین وہ ضعیف نزار
کہ آئینہ مری صورت جو دیکھے شرمائے

فراق کے جو ہین صدمے اوٹھائے مر مر کر
جمالِ یار میسر ہو تن میں جان آئے

بھٹک رہا ہے بیابانِ غم میں توسنِ بخت
ہین جان زار پہ باول الم کے سو چہائے

لٹی ہی کشورِ دل باغِ جان ہوا پامال
امید کے میرے تن مین ہیں پھول مرجہائے

دکن مین خستہ غم ہے پڑا بدایونی
نظر ہو رحم کی گر غم سے مخلصی پائے

تجمل۔ عالیجناب حاجی الحرمین الشریفین سید تجمل حسین صاحب قادری الفخری چشتی النظامی جلال پوری مقیم بمبئی خلیفہ حضرت خواجہ حافظ محمد بشیر شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بہت مضطرب ہیں طلب گار صابر
خدایا دکہا جلد دیدار صابر

جو کلیر مین آئیں کرین کعبے والے — طواف مزار پُر انوار صابر رح

ہوا کرتے ہیں جس سے سیراب لاکھون — وہ ہے چشمۂ فیض دربار صابر رح

نہین ہوتے ممنون درمانِ عیسےٰ — بڑے صبر والے ہیں بیمار صابر رح

فدا کرتے تھے جان اعجاز لب پر — سُنا کرتے تھے شمسؔ گفتار صابر رح

قیامت ہی برپا ہوا چاہتی ہے — تڑپتے ہیں مشتاق دیدار صابر رح

براے سلام آئیں قدسی فلک سے — خبر دو ہوا گرم دربار صابر رح

فرید اور قطب و معین کے لئے اب — دکہا دے کوئی مجکو دیدار صابر رح

وہ سرتاج و سردار ہے چشتیونکا — تجمل جو ہے کفش بردار صابر رح

## تمکین۔ جناب نواب محمد علی اکبر صاحب۔ از مراد آباد

علاؤالدین صابر بود آن با عظمت و شانی — کہ نازان بر گدا یا درش بودند شاہانی

مطیع حق مطاع خلقش ار گوے بود شایان — کہ مخدوم جہان او خادم محبوب یزدانی

درین اندیشہ حیرانم کہ گویم از چہ جنس اورا — ملک در سیرت او بود بصورت بود انسانی

چو چیزی از ثنایش در بیان آید ہمین آید — بخوبی ہاے صوری معنوی ممدوح گیہانی

دلش از نور حب حق منور آنقدر باشد — کہ مثلش مہر در روز و نہ در شب ماہتابانی

بود از داغ ہاے عشق حق اندر دل پاکش — نمایان جلوۂ لطف بہار باغ رضوانی

شتابان اجر ہا پوینده در دنبال اعمالش — بعد ما سوا و قرب حق او بود شادانی

شریعت را طریقت را حقیقت را چمن آرا — بہار باغ عرفانی فروغ شمع ایقانی

چو بود آن واقف اسرار حق پیدا اگر گوے — کہ بر روشن دلش بود آشکارا جملہ پنہانی

پس از پاکان کہ شد منسوب آن سہ قرن با ایشان — بتخصیص بزرگے گفتن او را ہست شایانی

مقر تنہا نہ تمکین و کہ یک عالم مقر باشد
کہ او موصوف یا اوصاف مخصوص بزرگانی

## جوہر۔ پیرزادہ سلطان سید علی احمد صاحب خلف اصغر حضرت مولٰنا امجد صاحب از برہان پور

ہے کیا ہی شکل نورانی علاؤ الدین صابر کی
کرے یوسف بھی دربانی علاؤ الدین صابر کی

منور ہے وہ پیشانی علاؤ الدین صابر کی
ہے گویا شان یزدانی علاؤ الدین صابر کی

شرابی ہون مین اک خمخانۂ پیرانِ کلیر کا
میری آنکھین ہیں مستانی علاؤ الدین صابر کی

اوسی گیسو سے الفت ہی انہین زلفونکا مجنون ہون
طبیعت بھی ہی دیوانی علاؤ الدین صابر کی

جو وہ شاہِ ولایت خواب مین آئے نظر مجکو
کرون مین دل سے مہمانی علاؤ الدین صابر کی

مئے وحدت ہی گر منظور یارو بزم کثرت مین
ہے لایق بادہ پیمانی علاؤ الدین صابر کی

طریقت مین شریعت مین حقیقت مین ولایت مین
ہے ذاتِ پاک لاثانی علاؤ الدین صابر کی

کوئی مصروف حق ہو ہے کسی کورٹ ہی صابر کی
وہ دیکھو بزم عرفانی علاؤ الدین صابر کی

خدا ہمکو بھی لیجائے درِ صابر پہ اے جوہر
کرین ہم بھی ثنا خوانی علاؤ الدین صابر کی

## ایضاً۔ فارسی پوربی آمیز

بیا بیا اے کجائی صابر لگا لو میکو تم اپنی چھتیان
بشوقِ دیدار بیقرارم لگی ہے نینن سے مورے جہریان

دلم چو خانہ چو راہ چشمم بجریا موری تکت رہی ہے
بانتظارت چہار جانب او مورے کلیر کے چھیلا سنیان

جیا کو کل کو وکل نہ آئے دلم بعشقِ پریشان حالے
گھبرے موری او مورے بالم کہ در فراقت نہ نیند ندیان

لبِ چو لعلِ یمن بگویند مثل موتی کے دانت تمرے
دہن چو دوکانِ قند شیرین ہین میٹھی میٹھی تھاری بتیاں

بلا لو جوہر کو اپنے کلیر فتادہ دور از درِ تو مضطر
نہ روزے بنمود روئے تسکین نہ کاٹے ہی اب کٹت ہی رتیاں

## ایضاً دادرا

لاگی من میں کٹریا کلیر کی
مو ہے بھاوے بجریا کلیر کی

دکھا دے روے منور نقاب سرکا دے
نگاہ مست مے حق کا کوئی چرکا دے

شرف تو اتنا فدائی کو اپنے در کا دے
تری حضوری دلپذیر در دسر کا دے

رہون جا کے گجر یا کلیر کی

مزاج کیسا ہے کس طرح حالِ آقا ہے
خبر ہے تجکو بھی کچھ اے صبا بتا کیا ہے

مریضِ عشق کا بھی ذکر کوئی آیا ہے
فراق خواجہ مین بیچین ہے تڑپتا ہے

کوئی لا دے کھبر یا کلیر کی

وہ دن وہ کہائے خدا ہم بھی دیکھ لین جاکر
مزار نائب ہندالولی شہ کلیر

جو دن سہیلا کا آئے تو عید سے بڑھکر
خوشی کے کارے کہین بار بار یون جو سر

سر پہ سوہے گگریا کلیر کی

حاذق۔ شاعر اعجاز بیان جناب منشی محمد فخر الدین صاحب کانپوری
مصنف بستان حاذق۔ تلمیذ خلاق معانی جناب بقا غازیپوری
و حضرت مولانا شمشاد لکھنوی مدظلہ

مرے دل مین جو الفت ہی علاؤ الدین صابر کی
تو یہ بالکل مروت ہی علاؤ الدین صابر کی

مرے دل میں جو الفت ہی علاؤ الدین صابر کی
یہ بالکل میر قربت ہی علاؤ الدین صابر کی

لگا رہتا ہے میلہ رات دن حورانِ جنت کا
ریاضِ خلد تربت ہی علاؤ الدین صابر کی

ملک بھر زیارت آتے ہیں عرشِ معلےٰ سے
فلک پر بھی یہ شہرت ہی علاؤ الدین صابر کی

تصور مین رخِ پر نور صابرؒ دیکھ لیتا ہون
مجھے حاصل زیارت ہی علاؤ الدین صابر کی

تجھے اے منکرِ دین آتش دوزخ جلائیگی
اگر دل میں عداوت ہی علاؤ الدین صابر کی

عطا ہوتے ہین بھر بھر کر مے توحید کے ساغر
یہ حاذق پر عنایت علاؤ الدین صابر کی

ایضاً

حق کے دولارے پیارے صابرؒ
عرش کے تارے پیارے صابرؒ

اپنے نگر کی راہ دکہاوے — خواجہ ہمارے پیارے صابر
آکے پڑے ہین تمہرے دوارے — داس تمہارے پیارے صابر
نیہ لگا کے سُدہ ہی نہ لینی — ایسے بسارے پیارے صابر
تم ہی تو ٹھیرے نیّا کے موری — کہیون ہارے پیارے صابر
تمری گلی سے جائیں کہان ہم — نیہ کے مارے پیارے صابر

اپنی عمر یا تم بن حاذق۔
کیسے گذارے پیارے صابر

## حافظ۔ شیخ محمد حافظ اللہ صاحب چشتی صابری متوطن قصبہ سورون ضلع ایٹہ

اے سرگروہ اولیا مخدوم صابر کلیری — اے عارفونکے پیشوا مخدوم صابر کلیری
سلطان کلیر ہو تمہین مقبول داور ہو تمہین — اے نور چشم مصطفےٰ مخدوم صابر کلیری
اے دستگیر بیکسان اے چارۂ درد نہان — اے خواجۂ حاجت روا مخدوم صابر کلیری
پھر کرکے ہر سو تشنہ لب آیا ہون تیرے در پہ اب — دے جام اُلفت کا پلا مخدوم صابر کلیری

حافظ غریب و ناتوان تڑپے ہی اب تو نیم جان
کر رحم اب بھر خدا مخدوم صابر کلیری

## خلش۔ جناب منشی شیخ عبدالصمد صاحب سکنہ قصبہ ڈبائی ضلع بلند شہر

ہیں خاص میرے آقا صابر علیہ الرحمۃ — جس نے لقب ہی پایا صابر علیہ الرحمۃ
تعریف کیا بیان ہو ہر اک پہ جو عیان ہو — ہر شہر میں ہے چرچا صابر علیہ الرحمۃ
کلیر کی جو زمیں ہے جنت سے کم نہین ہے — یہ فخر تم سے پایا صابر علیہ الرحمۃ
کہتی ہے جسکو خلقت سب آفتاب تابان — ہے نقش پا تمہارا صابر علیہ الرحمۃ
خدمت میں مجہکو اپنی بلوائے شتابی — ہر سال ہے ارادہ صابر علیہ الرحمۃ

کلیر تک ہو رسائی چھڑوائے ڈبائی[1] — فرقت نہین گوارا صابر علیہ الرحمت

اب ڈوبتا ہے بیڑا کیجئے مدد خدارا — کافی ہے اک اشارا صابر علیہ الرحمت

تمسے جو ہو سوالی ہرگز پھرے نہ خالی — مقصد ہر اک ہو پورا صابر علیہ الرحمت

خلد برین مین گھر ہی کلیر مین اب گذر ہے — ہر اک ہے انکو کہتا صابر علیہ الرحمت

خوش خو و خوش طریقت خضر رہ حقیقت — ہر سو بجا ہے ڈنکا صابر علیہ الرحمت

مشتاق دید آئیں آنکھونمین اب بٹھائین — ہے آج جلوہ آرا صابر علیہ الرحمت

عبد الصمد تمہارا کہتے جسے خلش ہین — ہے جان و دل سے شید صابر علیہ الرحمت

[1] وطن مصنف

## خلیق۔ جناب منشی محمد خلیق صاحب ساکن بٹاوڈ۔ شاگرد حضرت تجمل جلالپوری

مجھے روئے مبارک اپنا دکہا مخدوم علی احمد صابر
مری سوتی ہوئی تقدیر جگا مخدوم علی احمد صابر

ولیون مین نہین کوئی تجہسا مخدوم علی احمد صابر
تو باوا فرید کا ہے پیارا مخدوم علی احمد صابر

مجھے جام مئے عرفاں کا پلا اب بھر خدا روضہ پہ بلا
مرا دل ہے تپ دوری سے جلا مخدوم علی احمد صابر

کیا حق نے شرف ہے تجہکو دیا خاصان خدا مین نام خدا
مشہور کیا مقبول کیا مخدوم علی احمد صابر

اتنے ہین مرید جہان مین تیرے ممکن ہی نہیں کہ شمار کرے
چرچا ہے ہر اک جانب کو تیرا مخدوم علی احمد صابر

اب شوق زیارت دلکو مرے تڑپائے لگاون رات مجھے
دربار مین اپنے مجہکو بلا مخدوم علی احمد صابر

اللہ کبھی گر دل کا میرے ارمان زیارت پورا کرے

ہو جاؤن مین دل سے تیرے فدا مخدوم علی احمد صابر

ہے دل مین یہی ارمان بھرا دکہلا دے رخ روشن اپنا
آ مجہکو نظر تو بھر خدا مخدوم علی احمد صابر

دربار مین مجکو کرکے طلب بر لاؤ مرے دل کا مطلب
دن رات یہی کہتا ہون مین یا مخدوم علی احمد صابر

حسرت ہے خلیق کے دل میں یہی دربانی ملے تیری در کی
اب بہر خدا خدمت میں بلا مخدوم علی احمد صابر

## ایضاً

ہون مین مشتاق اور شیدا علاؤالدین صابر کا
دکہا دے یا خدا روضہ علاؤالدین صابر کا

ہے گویا دیکہنے والا علاؤالدین صابر کا
خدا کی شان ہی چہرا علاؤالدین صابر کا

گلے ملتے ہین کیسی چاہ سے اور کیسی اُلفت سے
جسے پاتے ہیں ہم شیدا علاؤالدین صابر کا

حسینانِ جہان جچتے نہین مری نگاہون میں
ہوا ہوں جب سے مین شیدا علاؤالدین صابر کا

ملا کرتی ہی ہر اک کی تمنائے دلی ہر دم
سخی دربار ہے ایسا علاؤالدین صابر کا

خداوندا ترے فضل و کرم سے مجکو کوئی دم
نظر آئے رُخِ زیبا علاؤالدین صابر کا

جو اہل درد ہین آگاہ ہیں وہ مری حالت سے
مجہے کہتے ہین دیوانہ علاؤالدین صابر کا

نکیون شاداب نخل آرزوے قلب محزون ہو
روان ہی فیض کا دریا علاؤالدین صابر کا

میں عاشق ہون میں شیدا ہون میں دیوانہ ازل سے ہون
علاؤالدین صابر کا علاؤالدین صابر کا

جسے منظور ہو باغِ جہان کا دیکہنا نقشہ
وہ جاکر دیکہلے روضا علاؤالدین صابر کا

تمنائے خلیق زار ہے مدت سے یا اللہ
نظر آئے مجہے روضا علاؤالدین صابر کا

رفیق جناب منشی گمیر خان صاحب رئیس بٹاوڈ خاندیس شاگرد حضرت خلیق بٹاوڈی

ہے مدعا دل یہ ہر بار پیر صابر
دیکہون مین آکے تیرا دربار پیر صابر

جامِ وصال مجھکو بہرِ خدا پلا دے
فرقت کی تشنگی سے ہون زار پیر صابر

دربار مین بلا لے روضہ مجھے دکھا دے
لب پر میرے یہی ہے تکرار پیر صابر

فرقت میں تیری میرے دل کی جو کچھ ہے حالت
لاریب ہے وہ تجھکو اظہار پیر صابر

ہر ایک رازِ حق نے تم پر عیان کیا ہے
ہے واقفِ رُموزِ غفّار پیر صابر

خدمت ہی تیرے در کی بخشے مجھے الٰہی
اس کے سوا نہین کچھہ درکار پیر صابر

جامِ مئے محبت مجھکو پلا کے اپنا
بیخود بنائیے اور سرشار پیر صابر

ہر ایک کے ہے دل کی اُمید بلتی رہتی
ایسی سخی ہے تیری سرکار پیر صابر

قربان جان و دل سے ہو جاؤن اور صدقے
گر خواب میں دکھاؤ دیدار پیر صابر

خادم رفیق کی ہی مدت سے آرزو یہ
دیکھو تمہارا آکر دربار پیر صابر

## رقمان۔ جناب سید ہادی علی صاحب بریلوی خلف الرشید حضرت خواہانؒ بریلوی

کیا کلکِ زوان سے ہو ثنائے شہِ کلیر
جب اوجِ ولایت پہ ہو پائے شہِ کلیر

مے خلعتِ شاہانہ روائے شہِ کلیر
الفقر کی زینت ہی قبائے شہِ کلیر

دل لیگئی اللہ ادائے شہِ کلیر
کیون کر نہ کرون جان فدائے شہِ کلیر

جامِ مئے توحید پلائے شہِ کلیر
بیگانہ زمانے سے بنائے شہِ کلیر

بھر دے مرے دامن کو سخائے شہِ کلیر
مستغنی بنا مجھکو عطائے شہِ کلیر

تن چیز ہی کیا ہوش نہ ہو جان کا مطلق
بیخود وہ کرے مجھکو دلائے شہِ کلیر

سرکار میں جو آئے تہیدست نہ جائے
ہے بہرِ جہان عام صلائے شہِ کلیر

یہ دل کی تمنا ہے کہ حاصل ہو حضوری
دربارِ معلّےٰ میں بُلائے شہِ کلیر

دربار مین شاہون کو ملے بار بمشکل
قسمت سے میسّر ہو لقائے شہِ کلیر

مرجاؤن بھی تو خلق نہ مجھکو کہے مردہ
وہ شانِ مسیحائی دکھائے شہِ کلیر

جو ہو گیا اللہ کا اُس کا ہوا اللہ
مخلوق کی رضا جان رضائے شہ کلیر

محتاج ہین شاہانِ زمن خوانِ کرم کے
دولت بھی بنی ذرّہ رُبائے شہ کلیر

رُتبے میں فزون ہین وہ سلاطینِ جہان سے
ہین بیٹھے ہیں اے دل جو گدائے شہ کلیر

مخدومِ جہاں آپ ہین مقبول خدا آپ
کیا شان مراتب ہی برائے شہ کلیر

جو چاہے روان مانگ درِ فیض کہلا ہی
محروم نہ پھیرے گی سخائے شہ کلیر

زائرِ جناب سید ہادی حسین صاحب بریلوی شاگرد حضرت خواہاں بریلوی

رقم کس طرح مدحت آپ کی یا شاہِ کلیر ہو
سراپا مظہرِ نورِ نبی ہو شانِ حیدر ہو

ولایت ہند کی وہ جسکے قبضہ مین ہمیشہ سے
اسی تیغ مہند کے شہا تم اصل جوہر ہو

سجا کر کشتی مہ نجم زرین سے فلک لائے
کہو خورشید سے آکر فدائے قبتہ انور ہو

شہ اجمیر خود تحسین فرماتے ہیں کیا کہنا
قناعت میں ریاضت میں کوئی کب تیرے ہمسر ہو

بھری ہی ذات پر تو سے نبوت کے ولایت کے
سپہر معنی و عرفان کے تم خورشید خاور ہو

علی احمد ہی نام پاک صابر ہے لقب پایا
مراتب مین بڑی تم شان کے اللہ اکبر ہو

فضائی روضہ عالی برنگِ باغِ جنت ہی
تو پھر بہر رواں میں کیون نہ لطف حوضِ کوثر ہو

تمہارا نام بھی پیارا تمہارا ذکر بھی پیارا
تمہاری ہر ادا پیاری ہی تم مقبول داور ہو

کرے مدہوش کچھہ ایسا ولائے حضرت صابر
یہ سر بر خاک ہو گا ہی تو گاہی خاک بر سر ہو

عطا کی شان و شوکت فقر کی خواجہ نے جب تجکو
کیون پھر قیصر و کے سلامی تیری در پر ہو

زیارت سے مشرف چشم ظاہر بھی ہی ہر دم
نظر کے سامنے آٹھون پہر درگاہ کلیر ہو

نکالو مجلو ظلمت سے کہ من غرق معاصی ہون
تم آگاہ حقیقت بحر عرفان کے شناور ہو

نہین ممکن نہ پہنچے منزل مقصود پر چشتی
مریدون کے تم اپنے رہنما ہو خضر رہبر ہو

بہت بیتاب ہون فرقت مین میرا کام ہوتا ہے
رخ پر نور دکھلا دو قرار قلب مضطر ہو

جواے زائر تمنائے حیات جاؤ اوا فی ہی
مٹا کر ہستی موہوم خاکِ راہ کلیسر ہو

## صابر۔ جناب منشی شیخ فضل حسین صاحب تاجر کتب برہانپوری شاگرد جناب منشی فخر الدین صاحب حاذق۔ برہانپوری

ہمارا قبلۂ ایمان علاؤ الدین صابر ہے
معین بے سر و سامان علاؤ الدین صابر ہے

لب معجز نما ہلتے ہی مردے جی اوٹھے لاکھوں
جہان میں عیسیٰ دوران علاؤ الدین صابر ہے

زمین پاک کلیسر ہے فلک جاہ و فلک شوکت
نہیں کوئی مگر اک ہان علاؤ الدین صابر ہے

شرف حاصل ہی یارو کہ اوس در کی گدائی کا
ہمارا خسرو ذیشان علاؤ الدین صابر ہے

خیالِ حضرتِ صابر ہے کیں جلوہ گر صابر
ہمارا گھر ہی اور مہمان علاؤ الدین صابر ہے

## ایضاً

ترے در تک نہ آ سکا صابر
ہے مرا بخت نارسا صابر

میری کشتی کے ناخدا صابر
پار بیڑا مرا لگا صابر

مین فنا ہون جو تیری اُلفت میں
تو ہو حاصل مجھے بقا صابر

ہو گیا وہ بہشت مین داخل
ترے کوچہ میں جو رہا صابر

ترا در چھوڑ کر کہاں جائین
ہے یہی اپنا آسرا صابر

دہیان میں شاہونکو نہیں لاتے
وہ ترے در کے ہیں گدا صابر

مجھپہ للہ ہو نگاہِ کرم
اے زمانے کے رہنما صابر

تیری فرقت مین دل دو پارہ ہے
ہو گیا غسکل حرف لا صابر

چاند سورج سے ہیں رسوا روشن
ترے رخسارِ پر ضیا صابر

ہو عطا مجھکو گوہرِ مقصد
دُرِ دندان پہ ہون فدا صابر

| | | |
|---|---|---|
| | مضطرب ہجر مین ہی فضلِ حسین<br>اُسے کلیر مین اب بلا صابر | |

طالب۔ جناب حاجی شیخ محمد علی حسین شاہ قادری چشتی نظامی
مذاقی محبوبی زنبیل شاہی بریلوی۔ شاگرد حضرت خواہانؒ بریلوی

ہے ورد یہی ہر دم میرا مخدوم علاؤالدین صابر

ہر سو ہے یہی تیرا چرچا مخدوم علاؤالدین صابر

تم صبر مین ہو یکتائے جہان تم شکر مین ہو یکتائے زمان

کہتے ہین تمہین کیا صل علے مخدوم علاؤالدین صابر

کلیر کی بسیاتے کوئی۔ نہین راز نہان ہی خفی و جلی

کیون خلق نہو تمپر شیدا مخدوم علاؤالدین صابر

تم محی دین و معین الدین تم قطب فرید نظام الدین

تم دین کے نصیر و ممد ہو شہا مخدوم علاؤالدین صابر

تم فخر میں ہو فخرا علےٰ اور حق نے دیا رتبہ بالا

لکھنے سے قلم عاجز ہی مرا مخدوم علاؤالدین صابر

تم ہی تو ہو محبوب علی تم ہی تو ہو دلدار علے

تم کامل مرشد راہنما مخدوم علاؤالدین صابر

مشہور ولی ہندوستان ترے در کے فقیر ہین خورد کلان

مجھے شانِ کرم کا جلوہ دکہا مخدوم علاؤالدین صابر

دایر کا ترے ہے جو رتبہ ہے مجھ سے محال بیان اوسکا

ہے سر پہ اس کے ظلِ خدا مخدوم علاؤالدین صابر

حاصل ہو مجھے خیر و برکت جو مانگو وہ پاؤن بے منت

یہ حق سے کر دے حق میں دعا مخدوم علاؤالدین صابر

ہو چشمیوں کو ڈر حشر کا کیا جب تو ہے مدد پر اُنکی شہا
ہین پشت پہ تیری رسول خدا مخدوم علاؤالدین صابر

طالب ہو تمہین مطلوب تمہین عاشق بھی تمہین محبوب تمہین
طالب پہ کرم کی نظر ہو ذرا مخدوم علاؤالدین صابر

عاشق - جناب منشی محمد خدا بخش صاحب سوداگر جھانہ گنجی مصطفےٰ آبادی
مصنف ریاض سیرمدی - شاگرد شاعر اعجاز بیان حضرت حاذق برہانپوری

جام شراب عرفان ہمکو پلا دے صابر
رنگ دوئی ہمارے دل سے مٹا دے صابر

ہو جاؤن مست ہیخود ایسا چھکا دے صابر
منہ سے خم شراب لگا دے صابر

رہجائے میرے دل مین دیدار کی نہ حسرت
مین تر ع مین ہون صورت اپنی دکھا دے صابر

فرقت نے تیری مارا مجھکو جلا جلا کر
اعجاز لب دکھا دے مجھکو جلا دے صابر

اک تشنہ شراب اُلفت تڑپ رہا ہے
دلمین لگی ہوئی ہے اسکو بجھا دے صابر

دیدار کی تمنا لائی ہے تیرے در پر
پردہ اٹھا لے صابر جلوہ دکھا دے صابر

موسیٰ فقط وہان تھے لاکھون یہان ہین شیدا
ہیخود ہون سب وہ جلوہ انکو دکھا دے صابر

کرتے ہیں شیخ و زاہد جنت کا وصف اکثر
انکو بہار باغ کلیر دکھا دے صابر

آئے نہ پلئے اسمین ہرگز خیال اغیار
عاشق کے دل پہ سکہ اپنا جما دے صابر

زینہ فلک ہے عرش اعظم ہی بام صابر
اعلیٰ ہو ای مسیحا کیسا مقام صابر

اعلیٰ ہے آسمان سے شان زمین کلیر
آتے ہیں حور و غلمان بھر سلام صابر

یہ کہدے کوئی آکر صابر بلا رہے ہیں
وہ دن بھی ہو کہ آئے مجھکو پیام صابر

معجز نما وہ لب ہین اعجاز اگر دکھائین
جی اوٹھین کشتہ غم سنکر کلام صابر

دیتا ہے حاضری مہ شب کو تو صبح خورشید — یہ بھی غلام صابر وہ بھی غلام صابر
ای آتش جہنم ہمکو جلائے گی کیا — اکندہ ہمارے لوح دل پر ہے نام صابر
رتبے سوا ہین میرے شاہان دہر سے بھی — کہتی ہی خلق مجھکو عاشق غلام صابر

فخر۔ جناب مولوی سید فخر الدین چشتی قادری مرید جناب شاہ نظام الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ بریلوی۔ شاگرد جناب نواب عبد العزیز خان صاحب مرحوم
متخلص بہ عزیز بریلوی

کس زبان سے ہو بیان رتبے کی تیری برتری — چشیونکے خانوادہ میں ہی تجکو افسری
آتش عشق خدا ہی قلب مین تیرے بھری — اے علاؤ الدین چشتی صابری وکلیری

ہو نظر الطاف کی مجھپر اگر تیری ذری۔
ہوے کھیتی آرزو کی میری اکدم میں ہری

ہے حسب والا تمہارا اور نسب سادات مین — اشرف الاشراف بھی ہین آپ اپنی ذات مین
واقف اسرار ہین عرفان کی ہر بات میں — اور مریدونکے معاون رہتے ہین آفات مین

ہو نظر الطاف کی مجھپر اگر تیری ذری
ہوے کھیتی آرزو کی میری اکدم مین ہری

تم ہو واقف بھید سے یا ہوت کے ہاہوت کے — تم ہو ماہر راز سے لاہوت کے جبروت کے
تم ہو عارف عالم ارواح کے ملکوت کے — تم ہو دانندہ مثال مطلق و ناسوت کے

ہو نظر الطاف کی مجھپر اگر تیری ذری
ہوے کھیتی آرزو کی میری اکدم میں ہری

جب خلافت نامہ کاتب تیرا لکھنے کو ہوا — بولا رہبر روشنی کے منتظر حضرت ذرا
آپنے شان جلالی دی وہیں اسکو دکھا — پھر دنگ کرانگلی کو اپنی صاف روشن کردیا

ہو نظر الطاف کی مجھپر اگر تیری ذری

ہوے کھیتی آرزو کی مری اکدم مین ھری

طالبِ دیدار **فخر** کمترین و بینوا
قصد اک مدت سے رکھتا ہی ترے دربار کا
گر اشارہ ہو نگاہِ مہر کا اسپر ذرا
حاضرِ درگاہ شاہی ہوے فوراً یہ گدا

ہو نظر الطاف کی مجھپر اگر تیری ذری
ہوے کھیتی آرزو کی میری اکدم میں ھری

**فرحت - جناب حافظ محمد رحمت اللہ صاحب نگینوی مصنّف**
**نغمۂ کبریٰ و دیوان نغمہ روحی - و گلدستہ اثاثۂ سرمدی وغیرہ وغیرہ۔**

اداے صابر مولا زمانہ سے نرالی ہے
مثالِ حق عیان اُنکی دلیل بیمثالی ہے

ترے دربار کا میدان رشکِ صحنِ جنت ہی
خجل ہی جس سے طوبیٰ وہ تری گولر کی ڈالی ہی

نہالانِ چمن پھولین پھلین کیونکر نہ پھر ہر دم
ترے گلزار کا خواجہ معین الدین والی سے

ندوں تشبیہ ہرگز نرگس و چشمِ غزالان سے
وہ دلکش روضۂ مخدوم کی ہر ایک جالی ہے

فلک کیا حور و غلمان کو ہی خواہش خاکروبی کی
علاؤالدین کے دربار کی کیا شانِ عالی ہے

بیاں کیا ہو مزار پاک کی نیرنگیٔ شوکت
کبھی شانِ جلالی ہی کبھی شانِ جمالی ہے

نکیون ہو تکیہ فقرا تری ذاتِ مقدس پر
امام فقر ہے تو ہی حبیب لایزالی ہے

نہ ے وہ پھولکر بھی گر کوئی تختِ سکندر ہے
درِ مخدوم صابر کا جو ادنا بھی سوالی ہے

خیالِ غیر سے نفرت نہو کس طرح فرحت کو
تری صورت فقط آئینہ دل مین جمالی ہے

پیا وہ صابری پیالا علاؤالدین صابر کا
ہوا ہی دل یہ متوالا علاؤالدین صابر کا

چلو اے ہمدمو کلیر مزار پاک دیکھہ آئین
علاؤالدین صابر کا علاؤالدین صابر کا

دیارِ ہند مین جنت جسے کہتا ہے کل عالم
وہی ہے بوضہ والا علاؤالدین صابر کا

وہان جاتے ہی جاتے رہے ہین وسواس شیطانی
عجب دربار ہی مولا علاؤالدین صابر کا

51971

محبوّا سقدر نور ولایت آپ کا چمکا
ہی گھر گھر ہند مین چرچا علاؤالدین صابر کا

ہوائین صابری چلتی ہیں ہر سو باغ عالم مین
ہر اک جا گل کہلا دیکھا علاؤالدین صابر کا

مراد دل ہوئی حاصل گیا جو آپ کے در پر
یہ دیکھو فیض مولانا علاؤالدین صابر کا

اسی آئینہ دل مین ہمین وہ بات حاصل ہے
کہ دیکھین راتدن مکھڑا علاؤالدین صابر کا

ترے ہی در پہ آکے پھر تو فرحت شیر سر رگڑین
سگ درگاہ گر بنجا علاؤالدین صابر کا

## فخر۔ ابوالاقتدار سید فخرالدین صاحب احمد آبادی شاگرد حضرت سہیل سورتی

مرے مخدوم لو خبر میری
اب ہے حالت تتر بتر میری

تھا کچھہ ایسا خیال صابر کا
نہ لگی آنکھ رات بھر میری

تمکو دیکھون تو کس طرح دیکھوں
آنکھ میری نہ وہ نظر میری

نہ لگی پشت بستر غم پر
شام سے لیکے تا سحر میری

سوئے کلیر کبھی تو بلوا لے
اتنی امید پوری کر میری

تیرا عاشق ہوں مین تو اے صابر
حور پر کیا پڑے نظر میری

اشک خون کیوں نہ ٹپکے آنکھون سے
بنگئی آہ نیشتر میری

رات بھر نیند کیوں نہیں آتی
صبح محشر ہے کیا سحر میری

فخر ہے فخر میرا مرنا بھی
چارسو گرم ہے خبر میری

## فضل۔ جناب حکیم میر فضل محمود صاحب مدرس ساکن ریواڑی

بساجب سے دلمین ہی صابر پیارا
کیا ہمنے دونون سے کنارا

بغیر اُسکے دیکھے نہین چین دلکو
کہو کیسے اب ہو ہمارا گذارا

نہین چین بے دیکھے جلوہ تمہارا
تپ ہجر نے ہائے بے مورت مارا

دکھا دو کبھی خواب مین اپنا مکھڑا — کہ ہوے دل زار کو کچھہ سہارا
بھرا دامن آرزو اسکا جس نے — ترے در پے آ اپنا دامن پسارا
مراد دلی میری بر آوے حضرت — مرا حال معلوم ہے تم کو سارا
عیان ہے بیان کی نہین میرے حاجت — نہان ہے ترے سامنے آشکارا
ہوے دو جہان کے اوسے عیش حاصل — ترے در کا خاشاک جسنے بوسہا را
نہین فضل کی اور کچھہ آرزو ہے — مجھے اپنا جلوہ دکھا دو خدارا

## ایضاً

دو نیّا مری تم پار لگا یا شاہ علاؤالدین صابر

دریائے الم میں پڑا ہون پہنسا یا شاہ علاؤالدین صابر

تم مرشدِ برحق بحرِ کرم تم ہادیٔ رہبر فیضِ الٰہی تم

تم گوہر معدنِ جود و سخا یا شاہ علاؤالدین صابر

در پر ترے جو آیا ہے شہا نومید کبھی نہین پھانسے گیا

جو مقصدِ دل تھا حصول ہوا یا شاہ علاؤالدین صابر

کلیر کی زمین کی ہے رتبہ بڑھا جو روضہ پاک وہان پہ بنا

مرقد پہ برستا ہے نورِ خدا یا شاہ علاؤالدین صابر

یہ فضل تمہارے ہے در کا گدا یا شاہ ولایت بھر خدا

ہو مہر کی اس پہ نظر آقا یا شاہ علاؤالدین صابر

کوثر۔ جناب منشی شیخ حمن صاحب تاجر کتب برہانپور۔ تلمیذ جناب صابر برہان پوری

آرزو ہے کہ خدا جلد دکھائے کلیر — دلکو مرغوب ہے کوثر کے فضائے کلیر
پھر نہ ہرگز ہو گلستان جہان کی خواہش — شیخ صاحب جو کبھی دیکھین فضائے کلیر

لیچلا شوق اڑاکر مجھے کلیر کی طرف
بھر گئی ہے جو مرے سر مین ہوائے کلیر

دل میں حسرت ہی یہی کوچۂ صابر میں رہوں
ہے یہ آنکھوں کی تمنا نظر آئے کلیر

پھر نہ تعریف کرے باغ جنان کی رضوان
ایفلک مجھ سے جو سن لے وہ ثنائے کلیر

ہجر صابر مین تڑپتا ہوں لبو پر دم ہے
شاہِ کلیر مجھے اب جلد بلائے کلیر

دل نہ بہلے گا مرا باغ جنانین کو ثر
مرے دلکو تو ہے مرغوب فضائے کلیر

مرے آقا مرے سرور علاؤالدین صابرین
مرے ہادی مرے رہبر علاؤالدین صابرین

دوا درد جگر کی شربت دیدار صابر ہے
شفا بخش اے دل مضطر علاؤالدین صابرین

شریعت کے طریقت کے ہیں ہادی معرفت کے بھی
حقیقت کے مہ انور علاؤالدین صابرین

تمنا ہے نکلجائے مرا دم شہر کلیر مین
مرے آقا شہ کلیر علاؤالدین صابرین

تمنا ئین مرے دلکی نکلجائینگے کلیر میں
مرے سرور کرم گستر علاؤالدین صابرین

یہ اک ادنی کرامت ہے کہ مردونکو چلاتے ہیں
ولایت کے مہ انور علاؤالدین صابرین

مجھے کچھ ڈر نہیں نار سقر کے پل کے رستے کا
مرے ہادی جو ہے کوثر علاؤالدین صابرین

## محفوظ - جناب منشی محمد محفوظ اللہ صاحب قانون گو رجسٹرار تحصیل ابیٹہ متوطن قصبہ سورون

اٹھے برقع نظر آجائے رو ئے حق نما صابر
کہلے اسرار الانسان سر مخفی بر ملا صابر

ہین عشق صاحب الفقر فخری میں فنا صابر
فقیری کی نہو کیون آپکے دم سے بقا صابر

ہو جسکا شیخ کہنا شیخ کو بھی فخر کا باعث
فرید الدین سے پوچھے کوئی رتبہ آپکا صابر

مرض سب ظاہر و باطن کے اس سے دور ہوتے ہیں
تیری درگاہ کے گولر ہین یا حب شفا صابر

مرے دل نے نماز عشق یہ مجکو سکھائی ہے
تری یاد آئی اور کلیر کیجانب سر جھکا صابر

کسوٹی فقر خالص کی ہو سنگِ درگہہ والا
پر کہہ جاتا ہو یان آکر ہر اک کہوٹا گہرا صابر

تصور مین نگاہِ مست کے ہو جوش کیفیت
سنبہال آکر کہ میں کم ظرف آپے سے چلا صابر

مجھے لایا ہی کلیر تیرے لطفِ عام کا شہرہ
عطائے خاص سے بھر دے مری دامن کو یا صابر

یہ دولت فضلِ رحمٰن کی بدولت ہاتھ آئی ہے
کہ رنگِ صابری محفوظ میں کچہہ آگیا صابر

## ناکام - جناب نواب ضرغام علی خاں صاحب تلمیذ عالیجناب اعتبار الملک خان بہادر مضطر خیرآبادی - از مراد آباد

علاؤالدین صابر تو ہمارے دلکا ارمان ہے
ہجوم بیکسی میں نام تیرا راحتِ جان ہے

تری درگاہ میرا کعبہ مقصد ہے اے صابر
ترا باب معلے میرے دل کا باب ایمان ہے

ترے عارض سے دلمین روشنی ہی مہر عرفان کی
ترے گیسو کا سودا ہی جسے وہ کب پریشان ہے

ترے نام مبارک سے شفا بیمار پاتے ہیں
کسی کے دل کی راحت ہے کسیکے دلکا درماں ہے

طریقِ بیخودی مین آرزو کے ہاتھ ہے پردہ
ترا تارِ محبت بخیۂ چاکِ گریبان ہے

بلاؤنپر مجھے بھی صبر کی توفیق دے صابر
مجھے یہ بات مشکل ہی تجھے یہ بات آسان ہی

قیامت میں اوسے کیا خوف ہو خورشید محشر کا
جو تیرے جلوۂ رخسار سے دن رات حیران ہی

مجھے کیوں غم ہو اپنے بے سروسامان زمانہ کا
زمانہ بھر کا جب تو ہر طرح سے میر سامان ہے

ترے سرمست الفت نت نئے حالونمین رہتے ہیں
کوئی دن رات خندان ہی کوئی دن رات گریاں ہے

مین ذرہ ہون تو میرا آفتاب ذرہ پرور ہے
میں مورِ ناتوان ہون اور تو میرا سلیمان ہے

رہے ناکام کیون ناکام مقصود محبت میں
علاؤالدین صابر کی غلامی جسکو شایان ہے

## ناطق - جناب منشی محمد عاشق علیخانصاحب کلانوری تلمیذ حضرت اکبر وارثی

سخنور ہے وہی جو بزم مین ہے مدح خوان تیرا
وہی اہلِ زبان ہے نام لے جسکی زبان تیرا

وہی ہے آنکھ ہو جس آنکھ مین جلوہ عیان تیرا
وہی اچھا ہے دل جس دل مین ہے درد نہان تیرا

تیرا سودا نہو جس سر مین وہ سر کیا ہی پتھر ہے
طبیعت کیا ہے وجسمین نہین وہم و گمان تیرا

تیرے فیضِ کرم سے کوئی خالی ہاتھ کیوں جائے
در رحمت ہی در تیرا مکان جنت نشان تیرا

تیرا نام مبارک کیوں بھلا مخفی ہو خلقت سے
عیان عالم میں تو پیران کلیر مین نشان تیرا

کوئی ایسی ہو شب ہو خواب مین دیدار یا صابر
خدا وہ دن کرے آنکھوں سے دیکھوں آستان تیرا

ادھر بھی اک نظر ہو المدد یا حضرت صابر
تیرے در کے سوا جائے بھلا سائل کہان تیرا

مین پڑھتا ہون غزل جسدم ندا آتی ہی مرقد سے
پسند آیا ہی ناطق بس ہمین طرز بیان تیرا

## ہما - جناب منشی محمد ذکریا صاحب سوار از چھاونی نصیر آباد

جہان مین بول بالا ہے علاؤالدین صابر کا
جسے دیکھو وہ شیدا ہی علاؤالدین صابر کا

ہوس ہی مال و دولت کی نہ خواہش ہی حکومت کی
ہمارے سر مین سودا ہی علاؤالدین صابر کا

ملایک جبہ سا ہین آپکے روضہ مبارک پر
عجب دربار اعلےٰ ہے علاؤالدین صابر کا

نہ دیکھو نگاہ ضیا شمس و قمر کی عمر بھر مین نے
رخ پر نور دیکھا ہی علاؤالدین صابر کا

فرشتو تکی زباں سے مرحبا کا شور سنتا ہون
کبھی جب ذکر آتا ہی علاؤالدین صابر کا

یہی ہے عرض میری ابتو یاران طریقت سے
کہین یہ مجھکو کہتا ہے علاؤالدین صابر کا

الٰہی حشر کے میدان مین اتنا کوئی کہدے
کہ یہ بھی نام لیوا ہے علاؤالدین صابر کا

نہ آؤنگا کبھی اب خلد مین کلیر کی گلیون سے
لباس فخر پہنا ہے علاؤالدین صابر کا

خدایا شکر تیرا کون سے منہ سے ادا کیجئے
مجھے خادم بنایا ہی علاؤالدین صابر کا

ثنا ہوتی ہی جنت مین صفت دنیا مین کرتی ہین
ہر ایک محفل مین چرچا ہی علاؤالدین صابر کا

ہما کہتا ہے جو کوئی مجھے کیا جھوٹ کہتا ہی
میرے سر پر بھی سایہ ہی علاؤالدین صابر کا

## مراغب - جناب منشی محمد عثمان خالص صاحب شاگرد جناب محمد فقیر الدین صاحب واصف چشتی النظامی برہانپوری

گردون دلایت کے ہیں قمر مخدوم جناب علاؤالدین

آنکھون کی ضیا تنویر سحر مخدوم جناب علاؤالدین

اِک دھوم مچی ہے چارون طرف کیا شان ہے کیا عزّ و شرف
دریائے کرامت کے ہیں گُہر مخدوم جناب علاؤالدین

گنجینۂ سرِّ خفی و جلی اقلیمِ ولایت کے ہو ولی
محکوم تمہارے جن و بشر مخدوم جناب علاؤالدین

روضہ پہ بلالین آپ اگر رقص اپنا دکھا کر شام و سحر
ہو جائے فدا طاؤسِ نظر مخدوم جناب علاؤالدین

صورت تو دکھاؤ ہم کو کہین فرقت مین ذرا آرام نہین
ہے یاد تمہاری آٹھوں پہر مخدوم جناب علاؤالدین

کلیر میں بلا لو بہرِ خدا تبلاؤ رہون کب تک میں جدا
ہو جائے نگاہِ لطف ادہر مخدوم جناب علاؤالدین

کلیر مین مزار تمہارا ہے کیا قابلِ دید نظارہ ہے
لُٹتا ہے تمہارے فیض کا زر مخدوم جناب علاؤالدین

نظرون سے گراؤن باغِ ارم روضہ کا طواف کرون ہر دم
پھولونکی چھڑاؤن مین چادر مخدوم جناب علاؤالدین

راغب کی پریشان حالت ہے فرقت نے بنائی بُری گت ہے
کیون لیتے نہین تم آکے خبر مخدوم جناب علاؤالدین

## ایضاً

وہ موسم ہے بہار و نپر علاؤالدین صابر کا
کہ گلشن بنگیا کلیر علاؤالدین صابر کا
کرم بہتر سے ہے بہتر علاؤالدین صابر کا

زبان سے وصف ہو کیونکر علاؤ الدین صابر کا
عجب دربار ہے بڑھکر علاؤ الدین صابر کا

ہے چرچا فیض کا گھر گھر علاؤ الدین صابر کا
یہ حسرت لیکے دل میں دید کے مشتاق جاتے ہین
کہیں دیکھین رُخِ انور علاؤ الدین صابر کا

اگر ہے آرزو کوئی تو بس ہے آرزو اتنی
یہ سر ہو اور وہ سنگِ در علاؤ الدین صابر کا

یہ سب ادنے کرامت اونکے دریائے کرامت کی
ہے جاری رات دن لنگر علاؤ الدین صابر کا

ہمیشہ عطر یہ پھولون کی خوشبو سے مہکتا ہے
غلافِ روضۂ اطہر علاؤ الدین صابر کا

نشانِ نقشِ پا حوران جنت دیکھکر بولین
بڑا ہے قیمتی جوہر علاؤ الدین صابر کا

کھڑے ہین ہاتھ باندھے سر جھکائے سب حضوری مین
کوئی دیکھے تو کرّ و فر علاؤ الدین صابر کا

تڑپ اس مین ہوئی پیدا اُنسیکے تیر الفت سے
ہے خواہان یہ دلِ مضطر علاؤ الدین صابر کا

ستارے چرخ سے لیسے جبکے شوقِ زیارت مین
سر تربت بنے جھومر علاؤ الدین صابر کا

شرابِ معرفت کے پینے والے جھوم کر بولے
لبِ جان بخش ہے ساغر علاؤ الدین صابر کا

گلستانِ جنان کی سیر کرنا ہے اگر راغب
تو روضہ دیکھلو چلکر علاؤ الدین صابر کا

## شریف۔ جناب مولوی شریف الحق صاحب ابن جناب اکرام الدین صاحب۔ مقیم فرنگی محل لکھنؤ

نظر مین ہو مرے نقشہ علاؤ الدین صابر کا
دلِ دیوانہ ہی شیدا علاؤ الدین صابر کا

بفضلِ خالقِ باری طفیلِ احمدِ مرسل
جہان مین بجگیا ڈنکا علاؤ الدین صابر کا

جسے دیکھو وہ شیدا ہے رخِ گلگونِ صابر کا
جہان مین فیض ہی ایسا علاؤ الدین صابر کا

اگر جان ہو تو حضرت کے وہ قدمونپر تصدق ہو
اگر دل ہو تو ہو شیدا علاؤ الدین صابر کا

دل و جان لیکے حاضر ہون اگر ہو اک اشارہ بھی
میرے ناصر میرے آقا علاؤ الدین صابر کا

شریف عاشق و غمگین کے دلمین ہو یہی حسرت
کہ دیکھون مین کہین روضہ علاؤ الدین صابر کا

شریف عاجز و مضطر ہے کیونکر ہو ثنا اونکی
کہ رتبہ ہے بہت بالا علاؤ الدین صابر کا

## ناصر۔ جناب مولٰنا سید محمد صاحب صاحبزادہ حضرت مولانا سید حمزہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حبیبِ خاص یزدان ہین علاؤ الدین علی احمد
نشانِ لطفِ سبحان ہین علاؤ الدین علی احمد

جمالِ حسنِ رحمانی کمالِ دینِ ربانی
بھارِ باغِ ایمان ہین علاؤ الدین علی احمد

کلیدِ گنجِ پنہان ہین سراپا فیض و احسان ہین
قسیمِ رحمِ رحمان ہین علاؤ الدین علی احمد

سخاوت انکی عادت ہی محبت انکی خصلت ہے
رفیقِ ہر مسلمان ہین علاؤ الدین علی احمد

فلک پر شمسِ خشان ہین قدس مین بدرِ ایمان ہین
زمین پر شمعِ عرفان ہین علاؤ الدین علی احمد

کہون مین کیا کہ وہ کیا ہین میرے سر وہ ہین آقا ہین
میرے مالک ہین سلطان ہین علاؤ الدین علی احمد

دل و جان کی حقیقت کیا یہ اک ادنی سا ہی سودا
ہمین خود ہی جو قربان ہین علاؤ الدین علی احمد

گدائی کی نہ خواہش ہی نہ شاہی کی تمنا ہے
فقط قربت کے جویان ہین علاؤالدین علی احمد

نہین اسمین خلاف اصلا ترے در کے گدا شاہا
فقیری مین بھی سلطان ہین علاؤالدین علی احمد

پریشان وحزین مضطر ہین ہم تا کجا یہ سر
ترحم ہو کہ گریان ہین علاؤالدین علی احمد

یہ ناصر ہے بہت قاہر کرو اسپر کرم صابر
کہ جاری تم سے فیضان ہین علاؤالدین علی احمد

طالب۔ جناب منشی محمد امام الدین صاحب جاگیردار متوطن مصطفےٰ آباد عرف چوڑا۔ شاگرد شمس الشعرا حضرت مولانا شمشاد مدظلہٗ لکھنوی

کہاں جائے یہ مستانہ علاؤالدین صابر کا
رہے آباد میخانہ علاؤالدین صابر کا

کھلا ہے باب میخانہ علاؤالدین صابر کا
چلا ہے دور پیمانہ علاؤالدین صابر کا

عطا ہوتے ہین جام بادۂ توحید مستو تکو
ادا ہو گا نہ شکرانہ علاؤالدین صابر کا

ہمیشہ اس مین رہتا ہی خیال حضرت صابر
ہمارا دل ہی کاشانہ علاؤالدین صابر کا

سوے صحرا ے کلیر کیون نہ میرا رخ ہو وحشت مین
مجھے بھایا ہی ویرانہ علاؤالدین صابر کا

جبین فرسا تھے اونکے در کے سلطان جہان سارے
سنا ہے ہمنے افسانہ علاؤالدین صابر کا

مجھے کیون روکے رضوان نقش دلپر نام صابر ہی
ہے میرے پاس پروانہ علاؤالدین صابر کا

لگی ہی ابتو لو شمع جمال شاہ کلیر سے
ہمارا دل ہے پروانہ علاؤالدین صابر کا

ہر شوریدہ میں زلف علی احمد کا سودا ہے
مجھے کہتے ہین دیوانہ علاؤالدین صابر کا

اگر خم بادۂ عرفان صابر کا ہی یہ گردون
تو ہے خورشید پیمانہ علاؤالدین صابر کا

نہ چھوڑا ساتھ زہد و یاد حق صبر و توکل نے
بنایا ہا خوب یارانہ علاؤالدین صابر کا

ہماری آنکھون میں ہو کر ہمارے دلمین آے ہین
جو وہ درہین تو یہ خانہ علاؤالدین صابر کا

گدا ے بینوا کو دم مین کر دیتا ہے مستغنی
وہ ہے دربار شاہانہ علاؤالدین صابر کا

نہ ہرگز ہو سلاطین جہان کو ناز شوکت پر
جو سنلین مجھے افسانہ علاؤالدین صابر کا

نہ وہ پریون کا شیدا ہی نہ وہ حورون کا طالب ہے
امام دین ہے دیوانہ علاؤالدین صابر کا

## دیگر

پھر جو پڑے سے جا کر مین چھومون پاے صابرہ
پھر روضۂ مقدس اپنا دکھاے صابرہ

رویا مین روے انور اپنا دکھاے صابرہ
سویا ہوا مقدر میرا جگاے صابرہ

ہے دلفریب و دلکش ایسی ادا ے صابرہ
حورانِ خلد بھی ہین محوِ لقاے صابرہ

فرقت مین جان لب ہون جلوہ دکھاے صابرہ
مرتا ہون مضطرب ہون بگڑی بناے صابرہ

زندہ ابھی تو ہوتے ہیں کشتگانِ فرقت
رخ تو دکھاے صابر لب تو ہلاے صابرہ

گلشن مین حالِ سنبل ہو اور بھی پریشان
سنلے جو مجھسے وصفِ زلفِ دوتاے صابرہ

سجدے کے بدلے اپنی آنکھون مین لگاون
قسمت سے ہاتھ آے جو خاکِ پاے صابرہ

بیخود مین یون ہون وِلسے ساری خودی نکلجاے
جامِ شراب اُلفت ایسا پلاے صابرہ

جو سلسلے مین آیا جنت اوسے ولا ئی
کیا تیرے بے خطا تھی یارب دعاے صابرہ

لین رخصت راہ اپنی ہم جا رہے ہین کلیسر
ہے راہبر ہمارا شوقِ لقاے صابرہ

حورون کا وصف کر کے زاہد اُڑا ئیگا کیا
دل مین بھری ہوئی ہی طالب ہوے صابرہ

اپنے گناہ سے ہی طالب بہت ہی نادم
یارب تو بخشدینا اسکو برا ے صابرہ

## دیگر

آتشِ غم نے جلایا ہی جگر اے صابرہ
اپنے مہجور کی لے جلد خبر اے صابرہ

رخِ پرنور ترا دیکھے اگر اے صابرہ
شرم سے ابر مین چھپ جاے قمر اے صابرہ

مجھکو حورون کی تمنا ہے نہ جنت کی ہوس
عمر ہو تیری محبت مین بسر اے صابرہ

ہر گھڑی اُسکی قیامت ہے تو ہر پل محشر
نہین ہوتی شبِ فرقت کی سحر اے صابرہ

خال اسواسطے ہے تیرے رخِ انور پر
نہ لگے شمس و قمر کی بھی نظر اے صابرہ

جلوۂ برقِ جہانتاب ترا دیکھے اگر
صاف خورشید کی خیر ہو نظر اے صابرہ

تیرہ دل تیرہ نظر مجھکو کہین نکتہ شناس
مین جو گالون کو کہون شمس و قمر اے صابرہ

آپ کا نام ہوا صفحۂ دل پر منقوش
اب میں ہوں آتشِ دوزخ سے نڈر اے صابرؒ

یاد گیسو کی کبھی رخ کا تصور ہے کبھی
مضطرب ہجر مین ہون شام و سحر اے صابرؒ

تشنۂ شربتِ دیدار کی ہی لب پر جان
اسطرف بھی ہو عنایت کی نظر اے صابرؒ

پھر گلگشت میرے دلمین چلے آئیں حضور
پُر فضا ہے چمن داغ جگر اے صابر

پھر سمان آئے نظر گلشنِ جنت کا مجھے
پھر ترے کوچے مین میرا ہو گزر اے صابرؒ

کیجیے شربتِ دیدار سے سیراب مجھے
رہ نہ جاؤن کہین مین تشنہ جگر اے صابر

جان بلب مضطرب و خستہ جگر ہے طالب
اپنے بیمار کی لے جلد خبر اے صابرؒ

زلف و رخسار کا تیرے ہی ثنا خوان طالب
شغل رہتا ہی یہی شام و سحر اے صابرؒ

## دیگر

خواب ہی مین رخِ پُر نور دکھا اے صابرؒ
میری سوتی ہوئی تقدیر جگا اے صابرؒ

غنیوۂ صبر و رضا کے ہے پابند مدام
طاعتِ حق مین ہو تم سب سے سوا اے صابرؒ

جبہ سائی تری دہلیز کی ہو جائے نصیب
میری تقدیر کے لکھے کو مٹا اے صابرؒ

تمسے پاتے ہین مریضانِ محبت صحت
مرضِ عشق کی تم آپ دوا اے صابرؒ

ہو گیا خلق مین رسوا مین انھین کے ہاتھون
نفس و شیطان کے فریبون سے بچا اے صابرؒ

تجھکو کہتا ہی ہر اک بندہ نواز اے آقا
میرے بگڑے ہوے کامون کو بنا اے صابرؒ

بات بگڑے نہ مری حشر مین اے بندہ نواز
آپ ہی کا ہون برا ہون کہ بھلا اے صابرؒ

خاندیس اور ہر اک شہر مین ہو امن و امان
دفع طاعون ہو جائے یہ بلا اے صابرؒ

کر دعا حق سے کہ آفاق مین ہو امن و امان
سب کو طاعون کے حملون سے بچا اے صابرؒ

تیرے طالب کا دل افسردہ ہوا جاتا ہے
یاد آتی ہی جو کلیر کی فضا اے صابرؒ

واہ کیا لطف و کرم ہی کہ وہین آپھونچے
وقت مشکل کے جو طالب نے کہا اے صابرؒ

## شیدا - حضرت ملازی و مولائی سیدی مولٰنا شاہ حمزہ صاحب دہلوی نور اللہ مرقدہٗ

سریرِ عشق کے دارا علاؤ الدین علی احمد
جہاں کے سرور و آقا علاؤ الدین علی احمد

جہاں آرائے جبروتی - چمن پیرائے ملکوتی
ندیم صاحب اسرا علاؤ الدین علی احمد

شرابِ عشق کے ساقی فنائے عشق کے باقی
رموزِ عشق کے دانا علاؤ الدین علی احمد

یہ تیرا جلوہ شاہی ہی مہ سے لیکے تا ماہی
تیرے منکر ہیں نابینا علاؤ الدین علی احمد

بھارے باغِ رعنائی گلِ بستا زیبائی
خدا کے بلبل شیدا علاؤ الدین علی احمد

و دیگر در مدح حضرت صابر ہمچنین فرماید

مہرِ صابر کی شعاعین سارے اس عالم مین ہین
منکران کو رشیدا جانے کس عالم مین ہین

اونکی بربادیٔ دین پر ہمکو صد افسوس ہے
وہ ہمارے فکر مین ہین ہم تو اونکے غم میں ہین

## مفتون - عالیجناب میرزا محمد علی صاحب عرف مجی دہلوی

جہان مین فیض ہی اکثر علاؤ الدین صابر سے
ہوا پر نور ہے کلیر علاؤ الدین صابر سے

خبر لینا ذرا جلدی ترا شیدا پریشان ہے
صبا کہدے تو یہ جاکر علاؤ الدین صابر سے

صبا میں ہی نہین طاقت سنائے جو تری حالت
تو کہدے خود دلِ مضطر علاؤ الدین صابر سے

خدارا رحم ہو مجھپر بتادے یہ کوئی آکر
مین دردِ دل کہون کیونکر علاؤ الدین صابر سے

مجھے عاشق سمجھکر تم پلا دو جام وحدت کا
کہونگا ہوش میں آکر علاؤ الدین صابر سے

نہ کیون خوش ہوں کہ پائی ہی غلامی کی سند مین نے
حبیبِ حضرتِ داور علاؤ الدین صابر سے

ترا مفتون پریشاں ہی بہت حالت ہے غیر اسکی
کہے اب یہ کوئی جاکر علاؤ الدین صابر سے

## طالب - عالیجناب نواب احمد سعید خانصاحب بہادر رئیس دہلوی

نہ کیونکر نام ہو روشن علاؤ الدین صابر کا
کہ ہی حاجت روا مدفن علاؤ الدین صابر کا

فنافی اللہ ہو کر رتبہ یہ پایا کہ پھرتا ہے
سریر عرش پر تو سن علاؤالدین صابر کا

اگر خورشید محشر پاس آجائے تو کیا ڈر ہے
ہمارے سر پہ ہے دامن علاؤالدین صابر کا

چڑھائے پھول اور گل اتنے ہین اہل ارادت نے
کہ مدفن ہی بنا گلشن علاؤالدین صابر کا

چلو اے اہل دل دُرِ فریداب دہانے لے آؤ
کہ مرقد آج ہی معدن علاؤالدین صابر کا

نہین ہی لٹنے والی یہ متاعِ صابری یارو
سنے جو چاہے سو رہزن علاؤالدین صابر کا

مثال شمس سب پر تو الطاف یکسان ہے
اگر ہو دوست یا دشمن علاؤالدین صابر کا

جلال صابری اسدرجہ ظاہر ہی کہ چرچا ہے
سر ہر کوچہ و برزن علاؤالدین صابر کا

نہین شک گوہرِ مقصود ملتے ہیں ذرا طالب
لیا ہی ہاتھ مین دامن علاؤالدین صابر کا

محتاج - جناب محمد عبدالغنی صاحب چشتی النظامی ساکن ساؤد
تلمیذ اُستادِ وقت حضرت مولٰنا مولوی محمد ابوالحسن صاحب
حسن - چشتی - مدظلہ العالی

عشقِ صابرؒ دل مین میرے جب سے پیدا ہوگیا
کیا سے کیا اے مرے خالق میرا رتبا ہوگیا

کیا تھا لطفِ حضرت صابرؒ سے کیا کیا ہوگیا
یعنے اک قطرہ سے اک دم بھر مین دریا ہوگیا

عارضِ سلطانِ کلیر جب سے بے پردا ہوا
دیکھکر مہرِ رُخ کا رنگ پھیکا ہوگیا

مدعا دل کا میرے ہر ایک پورا ہوگیا
سامنے آنکھون کے جب صابر کا روضا ہوگیا

سن تے ہی بس قامت پیرانِ کلیر کی صفت
بہرِ تعظیم و ادب خم نخلِ طوبےٰ ہوگیا

گلشنِ کلیر سے جب آئی نسیمِ پُر بہار
غنچۂ دل میرا اِک دم میں شگفتا ہوگیا

اے شہِ کلیر دکھا دو آپ کے دیدار کا
میری ان آنکھون کو پیدا کب سے لپکا ہوگیا

روز و شب صابرؔ کے زلف و رخ کی کرتا ہون ثنا
اللہ اللہ کیا میرا اچھا طریقا ہوگیا

نکلے مجھ سے گیسوئے پیران کلیر کی صفت
سنبلِ باغِ جنان کو دم مین سودا ہوگیا

اے شہِ کلیر جو برسا آپ کا ابرِ کرم
سبز سر تا پا مرا نخلِ تمنّا ہوگیا

ساؤدہ سے جاؤن گا میں سر کے بل کلیر شریف
کہہ رہا ہے شوق گر صابر کا ایما ہوگیا

کب وہ عاشق ہوگا حورِ خلد پر اے واعظو
حضرت پیران کلیر کا جو شیدا ہوگیا

دولتِ دیدار سے کر دو غنی محتاج کو
خواجہ صابر آپ کا یہ دل سے شیدا ہوگیا

## دیگر

دربدر اب نہ پھراؤ اے شہِ کلیر مجھے
اپنے روضہ پر بلاؤ اے شہِ کلیر مجھے

گیسوئے مشکین سنگھاؤ اے شہِ کلیر مجھے
ہوش مین اب جلد لاؤ اے شہِ کلیر مجھے

درس وحدت کا پڑھاؤ اے شہِ کلیر مجھے
حق تعالےٰ سے ملاؤ اے شہِ کلیر مجھے

اب مئے اُلفت پلاؤ اے شہِ کلیر مجھے
اپنا مستانہ بناؤ اے شہِ کلیر مجھے

صورتِ بلبل نہ تڑپاؤ تم اب بہر خدا
عارضِ گلگون دکھاؤ اے شہِ کلیر مجھے

آتشِ فرقت سے جلتا ہی جگر مثلِ کباب
وصل کا شربت پلاؤ اے شہِ کلیر مجھے

بختِ خفتہ کو مٹینگے سارے شکوے آپ گر
خواب میں جلوا دیکھاؤ اے شہِ کلیر مجھے

چرخ پر پہنچائینگے تارے میرے ذرّہ نکے گر
خاک کوچہ کی بناؤ اے شہِ کلیر مجھے

عرض یہ محتاجکی ہی ساؤدہ سے بہرِ حق
اپنے کلیر مین بلاؤ اے شہِ کلیر مجھے

## احقر عالیجناب شاہزادہ مرزا محمد امیر الملک بہادر عرف مرزا بلاقی دہلوی

متاعِ دو جہان محبوبِ دوران درد کے درمان
علی احمد علاؤالدین صابر عاشقِ یزدان

جو ہے باغِ جنان دنیا مین تو کلیر کا ہی میدان
علی احمد علاؤالدین صابر کلیری رضوان

جہان خادم تمہارا اور تم مخدومِ عالم ہو
ہر ایک طالب تمہارا اور تم مطلوب ہو ہان ہان

سہارا بے سہاروں کے ٹھکانہ بے ٹھکانونکے
دلِ خوش بیدلون کے اور بے جانونکی تم ہو جان

خدا کے خود ہو طالب اور مطلوبِ خدائی ہو
ہے تمکو عاشقی موزون ہی محبوبی تمہین شایان

ہمارے واسطے ہین آپ آمنّا و صدّقنا
توانائی عقبی طاقتِ دین قوتِ ایمان

ہمین بھی لیجیے حضرت کہین اپنی غلامی مین
تم ہی دلکی تمنا ہو تمہین خواہش تمہین ارمان

تکوں کیونکر نہ مین مُنہ کو تمہارے تم ہی فرماؤ
کہ تم سامان ہو میرے اور مین ہون بیسر و سامان

پکڑیے ہاتھ تا ہم منزلِ مقصود تک پہنچین
ہمین یہ کام ہی مشکل تمہین یہ بات ہی آسان

حیاتِ جاویدانی اُسکو حاصل کیون نہ ہو جو ہو
تمہاری شان کا شیدا تمہاری آن کے قربان

گلِ گلزار ہو دُر دریائے وحدت ہو
تمہارا مرتبہ بیحد تمہاری شان بے پایان

جمالِ بے زوال اپنا دکھا دیجیے نا احقر کو
کہ آنکھین آپکی جویان ہین اور دل آپکا خواہان

تمّت

# سوانح عمری کلاںؒ

شہنشاہ ہندوستان حضرت خواجہ خواجگان سیدنا معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری المعروف بہ
**بہار معینی** جس میں اولاً حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے لیکر انتہائے ایام اولیائے
عظام تک ہر ایک قرن و صدی میں حضرات اولوالعزم پیدا کئے جانے کے وجوہات و اسباب لکھے گئے ہیں اور ثانیاً
حضرت خواجہ خواجگان سیدنا معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ باری کی تاریخ ولادت حصول علم و معرفت
و خرقہ خلافت بلاد و امصار کی سیاحت۔ بیان کشف و کرامات و کمالات تاریخ وفات و اولاد و امجاد و بنائے
عمارت وغیرہ درج کئے گئے ہیں قیمت ۶ر

**نغمۂ کبریٰ** یعنے خلاصہ حالات پاک جناب صاحب کلیری جس میں مفصل حالات حضرت مخدوم
علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے درج ہیں یعنی حالات پیدائش پرورش و تعلیم۔ بابا صاحب سے بیعت
ہونا لنگر تقسیم کرنے کی خدمت پانا۔ عرصہ تک لنگر تقسیم کرنا اور خود نہ کھانا۔ ریاضات و مجاہدات کرنا۔ بابا صاحب
کو لنگر سے کچھ نہ کھانیکی خبر معلوم ہونا صابر لقب پانا اہل کلیر کی ناقدری آپ کے جلال سے جامع مسجد کا شہید
ہونا شہر کلیر کی تباہی کرامات خوارق۔ وفات مع حالات حضرت شمس الدین ترک پانی پتی خلیفہ حضرت مخدوم
پاک حالات حضرت امام الدین صاحب جن کا مزار نہر کے اسطرف ہے مع حالات کلکلی صاحب شہید حالات
نواب بھمبو خان صاحب جنہوں نے آپکی دعا سے لشکر کفار پر فتح پائی اور آپ کے مزار کی عمارات تعمیر کرائی ہیں
مع حالات ضامن علی جنکا مزار محفل خانہ کے بائیں طرف ہے اور جنکی تصنیفات سے دیوان ضامن مشہور
دیوان ہے حالات میلہ عرس شریف غرضکہ پورے پورے حالات سوائے نغمۂ کبریٰ کے آپ کو اور کہیں
نہیں ملیں گے۔ قیمت فی جلد ۶ر

**ریاض صابری** جس میں حضرت مخدوم علاؤالدین صابرؒ کی شانین وہ غزلیات اردو ہندی کی ہیں جو
آجتک کسی کتاب میں نہیں چھپی ہیں ہر سال عرس شریف کے موقع پر نئی اور پرانی کتابیں
آتی ہیں مگر مصداق اس کوٹھی کے دھان اوس کوٹھی میں یعنی نئی کتابوں میں بھی وہی پرانی غزلیں ہوتی ہیں اسلئے بندہ نے ہندوستان
کے شعرا کی خدمت میں خطوط بھیجکر بالکل تازہ غزلیات منگا کر چھاپی ہیں فدایان حضرت صابر جلد اس مجموعہ کو خرید
فرماکر خط اوٹھائیں قیمت بہت کم یعنے دو آنے (۲ر)

ملنے کا پتہ **عبدالحکیم خانؒ مالک مطبع حقانی دہلی**